متـرجم: عبدالرشید صادق☆

فضائل اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

تمام تعریفیں اللہ وحدہٗ لاشریک کے لئے ہیں درود وسلام حضرت محمد ﷺ کی ذات گرامی پر اور آپؐ کے تمام صحابہ کرامؓ پر اور اُن لوگوں پر جو اُن کی قیامت تک پیروی کرتے رہیں گے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی ﷺ کے گھر والوں کو اسلام میں جلیل القدر مرتبہ اور بلند مقام حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الاحزاب:۳۳]

''اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیتؓ سے گندگی کو دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کردے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں:

''نبی ﷺ صبح کے وقت نکلے آپ ﷺ پر اون سے بنی ہوئی کالے رنگ کی چادر تھی۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے آپؐ نے انہیں اس میں داخل کرلیا۔ پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے وہ بھی اُن کے ساتھ داخل ہوگئے، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں آپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی اس میں داخل کرلیا، پھر علی رضی اللہ عنہ آئے، آپؐ نے ان کو بھی اس میں داخل کردیا۔'' پھر فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الاحزاب:۳۳]

عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سوتیلے بیٹے سے مروی ہے کہ یہ آیت ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ نبی ﷺ پر اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی۔ نبی ﷺ نے فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر اپنی چادر میں چھپا لیا اور علیؓ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چادر میں چھپا لیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے اللہ یہ بھی اہل بیت ہیں ان سے گندگی کو لے جا اور ان کو اچھی طرح پاک کردے۔''

[سنن الترمذي:۳۸۷۱]

آپ ﷺ کی سنت کتاب اللہ کی تفسیر کرتی ہے اور اس کی وضاحت کرتی ہے اور اس کے مفاہیم کو واضح کرتی ہے اور اس کی حقیقی تعبیر کرتی ہے۔ جب آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بھی

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

میرے اہل بیت ہیں'' تو قرآن کا سیاق اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی ﷺ کی بیویوں کے ساتھ ان کو ملایا جارہا ہے۔ ہمیں اس بات کا علم ہوگیا ہے کہ اہل بیت سے مراد آپ ﷺ کی بیویاں ہیں قرآن کی دلالت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کی بیویاں اہل بیت ہونے کی زیادہ مستحق ہیں، کیونکہ نسبی رشتہ دامادی رشتے سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان خم مقام پر ہم کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور وعظ ونصیحت فرمائی پھر فرمایا:

''اے لوگو سن لو میں بشر ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا بھیجا ہوا فرشتہ (ملک الموت) آن پہنچے۔ میں تم میں دو قیمتی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں اُن میں پہلی چیز کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ کتاب اللہ کو پکڑو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو۔''

آپ ﷺ نے صحابہ کو کتاب اللہ پر اُبھارا اور اس کے اَحکام کی طرف رغبت دلائی۔ پھر فرمایا: میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں نصیحت کرتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں نصیحت کرتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارہ میں نصیحت کرتا ہوں۔'' حصین رضی اللہ عنہ نے کہا اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی بیویاں اہل بیت سے نہیں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: آپؐ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر آپؐ کے بعد صدقہ حرام کیا گیا ہے۔ کہنے لگے وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ علیؓ کی اولاد جعفرؓ کی اولاد عباسؓ کی اولاد فرمایا کیا ان سب پر صدقہ حرام کیا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ [صحیح مسلم:۲۴۰۸]

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اسماعیلؑ کی اولاد سے کنانہ کا انتخاب کیا اور کنانہ سے قریش کا انتخاب کیا اور قریش سے بنو ہاشم کا انتخاب کیا اور بنو ہاشم سے میرا انتخاب کیا۔'' [صحیح مسلم:۲۲۷۶]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''قیامت کے دن میرے سبب اور نسب کے سوا تمام سبب اور نسب ٹوٹ جائیں گے۔''

[السلسلة الصحیحة:۲۰۳۶]

اہل بیت کے فضائل اُن کے حقوق کو متضمن ہیں اللہ تعالیٰ نے خمس اور فیٔ میں اُن کا حصہ رکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان پر بھی درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

◉ مال غنیمت کا پانچواں حصہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ [الانفال:۴۱]

''اور تمہیں معلوم ہو کہ جو کچھ مال غنیمت میں تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس چیز پر جو فیصلے کے دن، یعنی دونوں فوجوں کے مڈبھیڑ کے دن ہم نے اپنے بندے پر نازل کی تھی (تو یہ حصہ بخوشی ادا کرو) اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

◉ مال فئے (وہ مال جو دشمن سے بغیر لڑائی کے حاصل ہوا ہو)

اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ﴾

[الحشر:۷]

''جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول ﷺ کی طرف پلٹا دے وہ اللہ اور رسول ﷺ اور رشتہ داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہے تا کہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ کر منہ میں ڈال لی۔ نبی ﷺ نے فرمایا ''کخ کخ'' (نکال دے، نکال دے) تا کہ وہ اسے پھینک دے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو جانتا نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

[صحیح مسلم:۱۰۶۹]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک یہ صدقات لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لئے حلال نہیں ہیں۔'' [صحیح مسلم:۱۰۷۲]

◉ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم میں اس پاکی کو جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اُن (آل محمدؐ) کے لئے جاری کی ہے۔ صدقہ لوگوں کی میل کچیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میل کچیل سے اُن کو پاک کیا ہے۔ اسکے عوض غنیموں کے خمس سے اُن کی خوراک کا بندوبست کیا ہے اور مال فئی سے محمد ﷺ کو رزق دیا ہے۔''

جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''میں تلوار دے کر بھیجا گیا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ میرا رزق نیزے کے سائے میں رکھا گیا ہے۔ ذلت اور پستی میرے حکم کی مخالفت میں بنا دی گئی ہے۔ جس نے جس قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔'' [فتح الباري:۶/۹۸]

اہل بیت جن پر صدقہ حرام کیا گیا ہے اُن کی کفالت کا اہتمام دوسرے لوگوں سے زیادہ ضروری تھا جن کی کفالت صدقہ سے ہوتی ہے اس لئے خصوصی طور پر خمس اور فئ میں ان کا حصہ رکھا گیا۔

◉ درود و سلام بھیجنا

نبی ﷺ سے صحیح اَسانید کے ساتھ یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ آیت آپ ﷺ پر نازل کی: ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [الاحزاب:۵۶]

''اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔''

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں نے سوال کیا۔ اے اہل بیت تم پر کیسے درود بھیجا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں سلام بھیجنا سکھلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو درود ابراہیمی یعنی کہو اے اللہ! محمدؐ اور اس کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ان کی

اولاد پر درود بھیجا۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو برکت دے محمدؐ اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور اُن کی اولاد کو برکت دی بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔"

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«قولوا:اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ» [صحيح مسلم:٤٠٦]

"تم کہو اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی بیویوں اور آپ ﷺ کی اولاد پر جس طرح تو نے آلِ ابراہیم پر درود بھیجا اور برکت دے محمد ﷺ، آپ ﷺ کی بیویوں اور آپ ﷺ کی اولاد میں جس طرح تو نے آل ابراہیم میں برکت دی، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔"

یہ اُن کے عمومی فضائل ہیں اُن کے خصوصی فضائل بہت زیادہ ہیں۔ ہم اُن میں سے ایک جہت کا ذکر کرتے ہیں۔ اُن سب سے پہلے اُن کی کوہان اُن سب سے افضل علیؓ بن ابی طالب ہیں۔ آپؓ کی شہرت بہت زیادہ ہے۔ نبیؐ کے قول سے یہ بات بڑی اچھی طرح واضح ہوتی ہے۔ آپؐ نے علیؓ کے متعلق فرمایا:

"تجھ سے محبت کرنے والا مومن ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا منافق ہے۔" [الترمذي:٣٧١٦]

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے اور آپ ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: "کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرا مرتبہ میرے نزدیک وہ ہو جو ہارونؑ کا موسیٰؑ کے نزدیک تھا۔" [مسلم:٢٤٠٤]

◉ پھر عباس نبی ﷺ کے چچا کے بارہ میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"اے عمرؓ کیا تو نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا باپ کے مرتبے پر ہوتا ہے۔" [مجمع الزوائد:١٤٩/٨]

◉ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"میرا ٹکڑا ہے، جس نے اس میں شک کیا اس نے میرے متعلق شک کیا جس نے اُسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔" [صحيح مسلم:٢٤٤٩]

◎اور فرمایا: ''کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تو جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا مومن عورتوں کی سردار ہو۔'' اس سے میں ہنس دی۔ [صحيح مسلم:۲۴۵۰]

◎ حسنؓ اور حسینؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''حسنؓ اور حسینؓ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔'' [سنن الترمذي:۳۷۸۱]

◎ نبی ﷺ نے ان دونوں کے متعلق فرمایا:

''یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔'' [صحيح البخاري:۳۷۵۳]

◎ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

''اے اللہ اسکو دنیا میں فقاہت عطا فرما اور اُسے اسکی تعبیر سکھا دے۔'' [مسند أحمد:۲۰۸/۱]

اس کو احمد نے صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

◎ آپ ﷺ کی بیویوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ...الخ﴾ [الأحزاب:۶]

''نبیؐ مومنوں کی جانوں سے زیادہ محبوب ہیں اور آپؐ کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔''

اُمہات المؤمنین کی خصوصیات میں بہت زیادہ فضائل ہیں، صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین سے جو روایات منقول ہیں وہ اُن (اہل بیت) کے بلند مقام اور ان کی تعظیم پر دلالت کرتے ہیں۔

◎ صحیح بخاری میں ہے، ابوبکر صدیقؓ نے علیؓ کے متعلق فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، رسول اللہ ﷺ کی قرابت مجھے اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔'' [صحيح البخاري:۳۷۱۲]

◎ عبداللہ بن عمرؓ ابوبکر صدیقؓ سے بخاری میں روایت بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب قحط پڑتا تو عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے وسیلے سے پانی طلب کرتے، (عمر رضی اللہ عنہ) کہتے۔ اے اللہ! ہم تجھے اپنے نبیؐ کا وسیلہ دیتے تھے تو ہمیں پانی پلاتا تھا اور (اب) ہم تجھے اپنے نبیؐ کے چچا کا وسیلہ دیتے ہیں ہمیں پانی پلا پھر وہ پانی پلائے جاتے۔'' [صحيح البخاري:۳۷۱۰] عمرؓ کا عباسؓ کو وسیلہ بنانے سے مراد اُن کی دعا کو وسیلہ بنانا ہے۔ جیسا کہ بعض روایات میں واضح طور پر آیا ہے اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری کتاب الاستسقاء میں مذکورہ حدیث کی شرح میں ذکر کیا ہے۔ عمرؓ نے عباسؓ کی رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی وجہ سے اُن کی دعا کو وسیلہ بنایا ہے اس لئے وسیلہ بناتے ہوئے کہا ''بے شک ہم

تجھے اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ دیتے ہیں۔"

عمر بن ۸ خطابؓ نے عباسؓ سے کہا "اللہ کی قسم تیرا اسلام قبول کرنا مجھے خطاب کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے اگر وہ اسلام قبول کر لیتا کیونکہ تیرا اسلام قبول کرنا رسول اللہ ﷺ کو خطاب کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب تھا۔"

اس طرح طبقات ابن سعد میں ہے عثمان بن عفانؓ، حسنؓ اور حسینؓ کی عزت کرتے اور اُن سے محبت کرتے تھے۔ حسن بن علیؓ عثمانؓ کے گھیراؤ کے دنوں میں آپؓ کے پاس تھے اور تلوار لٹکائے ہوئے عثمانؓ کی مدافعت کر رہے تھے۔ عثمانؓ اس کے متعلق ڈرے اور اسے قسم دی کہ وہ ضرور گھر واپس لوٹ جائیں۔ علیؓ کے دل کو راحت پہنچانے اور ان کے خوف کو دور کرنے کی وجہ سے گھر لوٹ جانے کا کہا۔

آخر میں ہم کہیں گے کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ نسب کا شرف ایمان کے شرف کے تابع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حسنؓ اور حسینؓ میں دونوں شرف جمع کر دیئے تھے جس کا ایمان موافق نہ ہو اُسے نسب کا شرف کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ [الحجرات:۱۳]

"بے شک اللہ کے نزدیک تم سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے۔"

نبیؐ کی دوستی متقین اور صالحین سے ہے۔ عمرو بن العاص سے صحیحین میں روایت ہے، کہتے ہیں۔ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے: "آل ابی فلاں میرے دوست نہیں ہیں، میرا دوست اللہ تعالیٰ اور نیک مومن ہیں" یعنی آپؐ کی دوستی قریبی نسب سے نہیں ہوتی آپؐ کی دوستی کا معیار ایمان اور عمل صالح ہیں جو ایمان اور عمل میں زیادہ کامل ہے آپؐ کی دوستی اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ نسب میں قربت ہو یا دوری ہو یہ چیز برابر ہے۔ اس لیے بعض نے کہا ہے:

لعمرك ما الإنسان الا بدينه   فلا تترك اتكالا على النسب
لقد رفع الاسلام سلمان فارس   وقد وضع الشرك النسب أبالهب

"تیری عمر کی قسم انسان دین کے بغیر کوئی چیز نہیں، نسب پر پرکھتے ہوئے تقویٰ کو نہ چھوڑ، سلمان فارسیؓ اسلام کی وجہ سے بلند ہو گئے، ابولہب کے شرک نے اس کے نسب کو نیچے گرا دیا۔"